سوال

(855) نمازِ تہجد کا آخری وقت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

''محدث'' (جون ۲۰۰۱ء) میں آپ نے فرمایا تھا کہ نماز تہجد بروقت ادا نہ کرنے والا نماز فجر کے بعد بارہ رکعت پڑھے۔ اس میں اشکال یہ ہورہا ہے کہ بارہ کے عدد میں تین وِتر یا ایک وِتر کی رکعت نہیں پڑھی جاسکتی تو کیا وِتر قضاء پڑھنے کی صورت میں وتر نہیں رہتا؟ دوسری دریافت طلب بات یہ ہے کہ کیا تہجد نماز فجر کی اذان سے متصل پڑھی جا سکتی ہے یا فجر کی اذان سے پہلے پہلے ادا کرلی جائے؟ اگر نمازِ تہجد پڑھنے کے دوران اذان فجر ہوجائے تو نماز جاری رکھے یا ختم کردے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صورتِ مذکورہ واقعی وِتر کی قضاء نہیں۔ اس حدیث سے معلوم ہوا، کہ عدمِ قضاء کی رخصت ہے۔ تاہم بارہ رکعتوں سے ''قیام اللیل'' کا تدارک ہوجائے گا۔

پَو پھوٹنے (صبح صادق ہونے) سے پہلے تہجد ختم کردینی چاہیے۔ اس کے بعد صرف نمازِ وِتر پڑھی جاسکتی ہے۔ اگر نماز تہجد کے دوران فجر کی اذان شروع ہوجائے تو شروع کی ہوئی رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دے، پھر وِتر پڑھ لے۔ ویسے ٹائم دیکھ کر پہلے سے احتیاط کرنی چاہیے تاکہ تہجد پہلے ہی مکمل ہوجائے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ: صفحہ: 731

محدث فتویٰ